Chapter 25 سورة الفرقان The standard of true and false

آیات 77

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰی عَبۡدِہٖ لِیَکُوۡنَ لِلۡعٰلَمِیۡنَ نَذِیۡرَا ۙ﴿۱﴾

1- کس قدر فراوانیاں اور استحکام و خوشگواریاں عطا کرنے والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے (یعنی محمدؐ) پر فرقان (یعنی غلط اور صحیح میں فرق کر دینے والی آگاہی یعنی قرآن) نازل کیا تاکہ وہ اقوام عالم کو خبردار کر دے کہ غلط طریقوں کو اختیار کرنے کے خوف ناک نتائج نکل کر رہتے ہیں (اور غلط طریقے وہ ہیں جو نازل کردہ احکام و قوانین کے خلاف ہوں)۔

الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَمۡ یَتَّخِذۡ وَلَدًا وَّ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ شَرِیۡکٌ فِی الۡمُلۡکِ وَ خَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا ﴿۲﴾

2-(یہ اعلان اس اللہ کی طرف سے ہے) جس کا اختیار و اقتدار آسمانوں اور زمین یعنی ساری کائنات پر ہے۔ اور (ایسی لامحدود طاقت رکھنے والے کو کسی سہارے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے یاد رکھو کہ) اس نے کوئی بیٹا نہیں بنایا۔ اور اس کے اختیارات میں قطعئی طور پر کوئی شامل نہیں ہے۔ اور اس نے ہی ہر شے کو تخلیق کر کے اس کی مناسبت کے پیمانے اور اندازے مقرر کر رکھے ہیں۔

وَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اٰلِہَۃً لَّا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّ ہُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ وَ لَا یَمۡلِکُوۡنَ لِاَنۡفُسِہِمۡ ضَرًّا وَّ لَا نَفۡعًا وَّ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مَوۡتًا وَّ لَا حَیٰوۃً وَّ لَا نُشُوۡرًا ﴿۳﴾

3- مگر (انسانوں میں ایسے انسان بھی ہیں جن کی جہالت کا یہ عالم ہے کہ) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بنا رکھا ہے۔ حالانکہ وہ کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود تخلیق کیے گئے ہیں۔ اور ان کے پاس تو اختیار ہی نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو کوئی نقصان یا نفع پہنچا سکیں۔ اور وہ موت و حیات اور موت کے بعد حیاتِ نو کا اختیار نہیں رکھتے۔

وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفۡکُ ۨافۡتَرٰىہُ وَ اَعَانَہٗ عَلَیۡہِ قَوۡمٌ اٰخَرُوۡنَ ۚۛ فَقَدۡ جَآءُوۡ ظُلۡمًا وَّ زُوۡرًا ۚ﴿ۛ۴﴾

معانقۃ 10

4- اور وہ لوگ جنہوں نے (اس فرقان یعنی قرآن) کی سچائیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ (وحی

وغیرہ کا) دعویٰ یونہی ہے اور اس نے (یعنی محمدؐ نے) یہ قرآن خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور پھر اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہے (اور اس کام کو یہ تنہا نہیں کرتا) بلکہ کچھ دوسرے لوگ ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ (بجائے اس کی سچائیوں کو پرکھنے کے) یہ لوگ ظلم اور دُرشتگی سے ہٹی ہوئی سخت جھوٹی و بناوٹی باتوں پر اُتر آئے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾

5-اور یہ کہتے ہیں کہ (یہ قرآن اس کے سوا کیا ہے کہ) پچھلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں (جنہیں لوگ آ آ کر اس سے بیان کرتے ہیں اور یہ انہیں) لکھ لکھا لیتا ہے۔ چنانچہ وہی اسے صبح و شام سنائی جاتی ہیں (جنہیں یہ وحی کہہ کر بیان کرتا ہے)۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾

6-(مگر اے محمدؐ) ان سے کہو کہ اس (قرآن) کو اس نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین یعنی ساری کائنات کے راز جانتا ہے۔ اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اس نے اسے (یعنی ساری کائنات کو) اس طرح محفوظ کر رکھا ہے (غفوراً) (کہ وہ بے خطا سرگرمِ عمل ہے) اور اس کی قدم بہ قدم نشو ونما کرتے ہوئے وہ اسے اس کے کمال تک لیے جا رہا ہے (رحیماً)۔ (لہٰذا، اگر یہ قرآن انسان کا بنایا ہوا ہے تو اسے قرآن میں دیے گئے کائنات کے عقل سے بھی بلند تر رازوں کا کیسے علم ہو گیا)۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾

7-(قرآن کے بعد، یہ لوگ خود رسولؐ کے خلاف اعتراض کرتے ہیں) اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے جو (عام انسانوں کی طرح) کھاتا پیتا ہے اور بازار میں چلتا پھرتا ہے (کیونکہ) اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا گیا جو لوگوں کو خبردار کرتا کہ اگر اس کی بات نہ مانو گے تو تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾

8-(چلو یہ نہ سہی، مگر) یا تو اس کی طرف کوئی خزانہ اتارا جاتا یا اس کے لئے کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ (اطمینان سے) روزی حاصل کر لیتا۔ اور یہ ظالم (اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ) کہتے ہیں کہ تم ایسے شخص کی پیروی کیوں کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾ ع

ع 1 9 16

9-(اے رسولؐ) تم دیکھتے جاؤ کہ یہ تمہارے متعلق کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں۔ (لیکن اس سے تمہارا کیا بگڑتا ہے) یہ

خود ہی زندگی کے صحیح راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ لہٰذا (اس طرح وہ سچائیوں کو جان لینے کی مسرتوں کا) کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيۡۤ اِنۡ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيۡرًا مِّنۡ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ وَيَجۡعَلۡ لَّكَ قُصُوۡرًا ۝

10-(کیونکہ یہ خزانوں اور باغوں کی باتیں اس لئے کرتے ہیں کہ وہ یہ تسلیم نہیں کرتے کہ) اللہ تو وہ ہے جو فراوانیوں اور خوشگواریوں کا مالک ہے۔ اور (اے رسولؐ) اگر وہ چاہے تو تمہارے لئے ان سے کہیں زیادہ حسین وخوشگوار باغات بنا دے جن کے نیچے شفاف پانیوں کی ندیاں رواں ہوں۔ اور تمہارے لئے ایسے محلات بنا دے (جو کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ ہوں)۔

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالسَّاعَةِ ۖ وَاَعۡتَدۡنَا لِمَنۡ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيۡرًا ۝

11-اصل بات یہ ہے کہ یہ اس آنے والی گھڑی یعنی قیامت کو جھٹلا رہے ہیں (اور سمجھتے ہیں کہ یہ صرف دھمکی ہے) حالانکہ جو لوگ اس گھڑی کو جھٹلاتے ہیں تو ہم نے ان کے لئے شعلوں سے بھرا ہوا عذاب یعنی دوزخ تیار کر رکھی ہے۔

اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۢ بَعِيۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيۡرًا ۝

12-اور جب وہ (دوزخ) انہیں دُور سے ہی دیکھے گی تو یہ اس کے جوش اور غضب کی آوازیں سن لیں گے۔

وَاِذَاۤ اُلۡقُوۡا مِنۡهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيۡنَ دَعَوۡا هُنَالِكَ ثُبُوۡرًا ؕ۝

13-اور جب وہ جکڑے ہوئے اس (دوزخ) کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے تو وہاں وہ اپنی موت کو پکاریں گے۔

لَا تَدۡعُوا الۡيَوۡمَ ثُبُوۡرًا وَّاحِدًا وَّادۡعُوۡا ثُبُوۡرًا كَثِيۡرًا ۝

14-(مگر اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) تم صرف ایک موت کو آواز نہ دو بلکہ بہت سی موتوں کو آواز دو (کیونکہ اب تمہیں اس عذاب کا مسلسل سامنا کرنا ہے)۔

قُلۡ اَذٰلِكَ خَيۡرٌ اَمۡ جَنَّةُ الۡخُلۡدِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ كَانَتۡ لَهُمۡ جَزَآءً وَّمَصِيۡرًا ۝

15-(یہ کچھ بیان کرنے کے بعد اے رسولؐ ان سے) پوچھو کہ کیا (انسان کے لئے اس قسم کی تباہی اور ذلت وخواری) بہتر ہے یا وہ سدا بہار شادابیوں سے بھرے باغات جن کا وعدہ ایسے لوگوں سے کیا جا چکا ہے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے نازل کردہ احکام وقوانین سے چمٹے رہتے ہیں۔ یہ ہے ان کا اجر اور لوٹ کر یہ لوگ وہیں جائیں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ۝١٦

16-(اور یہ ہے وہ مقام) جہاں ان کے لئے (سب کچھ) ان کی مرضی کے مطابق ہوگا۔ اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ تیرے رب کے ذمے ایک طے شدہ وعدہ ہے (جو پورا ہو کر رہے گا)۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ۝١٧

17-اور یہ وہی دن ہے جب (اللہ) ان لوگوں کو بھی اور ان کے معبودوں کو بھی جمع کرے گا جن کی یہ اللہ کو چھوڑ کر غلامی و پرستش کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ان سے پوچھے گا! کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود درست راہ سے بھٹک گئے تھے؟

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًاۢ بُوْرًا ۝١٨

18-وہ کہیں گے کہ تیری ذات اس سے بہت بلند ہے (کہ ہم کچھ بتانے کی جرأت کریں کیونکہ تُو تو سب کچھ جانتا ہے) کہ یہ ہماری مجال ہی نہیں تھی کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو اپنا مددگار بناتے۔ مگر آپ نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو اتنی فراوانیوں سے سامانِ زندگی دیا کہ وہ تیرا ذکر تک بھول گئے اور اس طرح یہ لوگ ہلاکت زدہ ہو کر رہ گئے۔

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝١٩

19-(چنانچہ یہ عبرت ہے تم لوگوں کے لئے جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کی غلامی و پرستش کرتے ہیں کہ اس دن وہ تمہارا معبود ہونے سے انکار کر دیں گے)۔ اور وہ تمہاری باتوں کو اس طرح جھٹلا دیں گے (اور ثابت کر دیں گے کہ صرف اور صرف تم نے خود ہی یہ گناہ کیا ہے)۔ لہٰذا، اس وقت تم عذاب کا (رخ) نہ پھیر سکو گے۔ بہر حال، تم میں سے جو بھی ظُلم کرے گا تو ہم اسے بہت بڑے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝٢٠

ع 2 11 17

20-اور (باقی رہا ان کا یہ اعتراض کہ تم عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور بازار میں چلتے پھرتے ہو) تو ہم نے تم سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے تھے تو بلاشبہ اسی طرح کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ (البتہ انہیں جو بات سمجھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ) ہم نے تم لوگوں کو ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنا دیا ہے (کہ کون کس حالت میں کسی کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتا ہے۔ اور دیکھنا یہ ہے کہ اللہ کے احکام وقوانین کی خاطر) کیا تم ثابت قدم رہو گے! (یا نہیں)

کیونکہ تمہارا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

الجزء 19

21-اور جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی امید نہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ (رسولؐ کی جگہ) ہم پر فرشتے کیوں نہ نازل کیے گئے یا ہم (خود اپنی آنکھوں سے) اپنے نشوونما دینے والے کو دیکھ لیتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ (اس قسم کی باتیں اس لئے کرتے ہیں) کہ یہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس قدر شدید سرکشی اختیار کر رکھی ہے۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

22-حالانکہ جس دن انہیں فرشتے دکھائی دینے لگے، (وہ دن) ان مجرموں کے لئے کسی خوشخبری کا دن نہیں ہوگا۔ اور وہ (چیخ اٹھیں گے اور) کہیں گے کہ (کوئی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ ہم میں اور فرشتوں میں) کوئی روک حائل ہو جائے۔

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

23-(ان کی یہ چیخ وپکار ہوگی اور) ہمارے سامنے ان کے وہ کام ہوں گے جن کو وہ کرتے رہے۔ (اور وہ اس قدر بے وزن اور بے حقیقت ہوں گے کہ) ہم انہیں بکھرے ہوئے گرد وغبار کی طرح بنا دیں گے۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

24-(ان کے برعکس) جنت والوں کا ٹھکانہ ایسا ہوگا جہاں آسانیاں وخوشگواریاں اور سرفرازیاں ہوں گی۔ اور انہیں ایسی آرام گاہ میسر آئے گی جو حسین وجمیل ہوگی۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

25-اور وہ ایسا دن ہوگا جب آسمان سفید بادلوں سے پھٹا جا رہا ہوگا (یعنی آسمان حیرت انگیز قوتوں کی زد میں آجائے گا) اور فرشتے پے در پے نازل ہو رہے ہوں گے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾

26-وہ دن حقیقی رحمان کی حکمرانی واختیارات کے لئے ہے۔ اور وہ دن ایسے لوگوں پر جو نازل کردہ احکام وقوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے رہے بڑی مصیبت کا ہوگا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾

27-اوراس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کھائے گا (یعنی شدید حد تک پچھتاوے میں ہوگا) اور کہہ رہا ہوگا کہ اے کاش! میں بھی وہی راہ اختیار کرتا (جو نازل کردہ نظام کو نافذ کرنے والے) رسول نے اختیار کیا تھا۔

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

28-اوراے کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا (کیونکہ میں اس کی دوستی میں ہی غلط راہ پر چلتا رہا)۔

لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

29-(اور وہ کہے گا کہ) حقیقت یہ ہے کہ اسی نے مجھے (غلط راہ کے لئے) بہکایا تھا۔ حالانکہ نکھری ہوئی آگاہی میرے پاس پہنچ چکی تھی۔ (لہٰذا، یادرکھو کہ اپنے مفادات پورے ہوجانے کے بعد) شیطان انسان کو بے یارومددگار چھوڑ دیتا ہے۔ (مگر اس سے پہلے وہ ایسے غم خوار دوست کے روپ میں بھی آتا ہے جو انسان کو غلط راستے پر چڑھا دیتا ہے)۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾

30-اور (اس دن) رسول کہے گا! کہ اے میرے رب! بلاشبہ یہی ہے وہ میری قوم جس نے قرآن (کو اپنے اپنے عقیدوں، رسموں اور فرقوں کی جکڑبندیوں میں) جکڑ کر اس کی اصل سچائیوں کو ترک کررکھا تھا (مَهْجُوْرًا)۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾

31-اور (یہ معاملہ کسی ایک رسول کے لئے مخصوص نہیں، بلکہ) اسی طرح ہم نے انسانیت کے خلاف جرائم کرنے والے گروہ کو ہر نبی کا دشمن بنادیا (کیونکہ یہ وہ لوگ ہوتے تھے جنہوں نے پہلے ہی اللہ کے احکام کے خلاف سرکشی اختیار کررکھی ہوتی تھی)۔ مگر تمہارا پروردگار (ایسے درست راہ اختیار کرنے والوں کی) رہنمائی اور مدد کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے (جو رسول کے مددگار بن جانے والے ہوتے ہیں)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾

32-اور کافر یہ کہتے ہیں کہ اس (رسولؐ) پر سارے کا سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہ نازل ہوگیا۔ (حالانکہ اے رسولؐ! اسے یوں اس لئے نازل کیا گیا ہے) تا کہ اس طرح (اسے قدم بہ قدم اور مرحلہ وار عمل میں لانے کے لئے) تمہارے فواد یعنی تمہارے جذبے و احساس و حوصلے کو مضبوط کرتے جائیں کیونکہ ہم نے اس کے اجزا کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر خاص حسنِ ترتیب وتناسب اور ایک خاص نظم کے ساتھ (نازل کیا ہے)۔

(نوٹ: آیت 73/4 ''رتل القران ترتیلا'' میں کہا گیا کہ، اے رسول! تم بھی قرآن کو اسی طرح حسنِ نظم وتناسب کے ساتھ

عمل میں لاتے جاؤ)۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿۳۳﴾

33-(لہٰذا، اے رسولؐ! بالکل مطمئن رہو اور ان کے اعتراضات سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، کیونکہ) یہ جو بھی اعتراض کریں گے، اس کا جواب حق وصداقت کے ساتھ تمہارے سامنے آجائے گا اور وہ ایسا حسین، متوازن، واضع اور مدلل ہوگا (کہ اس کے بعد کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں رہے گی)۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾

ع 3 14 1

34-(لیکن اس کا فائدہ تو صرف ان لوگوں کو ہوگا جو عقل وبصیرت سے کام لیں گے، مگر جو لوگ ضد اور تعصب کی بناء پر اس کی مخالفت کرتے رہیں گے) تو وہ اوندھے منہ جہنم کی طرف جمع کر دیے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صحیح راستے سے بہت دُور جا پڑے ہیں کیونکہ جو راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے وہ انہیں بدترین مقام تک لے جائے گا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾

35-اور (حق و باطل کی کشمکش کا یہ سلسلہ کچھ نیا نہیں۔ یہ شروع ہی سے چلا آرہا ہے مثلاً) جیسے تحقیق کرنے والے بھی جانتے ہیں کہ ہم نے موسیٰ کو ایک ضابطہءِ حیات دیا تھا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو مددگار کے طور پر لگا دیا تھا (کیونکہ آگے آنے والے حالات کا تقاضا یہی تھا)۔

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾

36-اس لئے ہم نے ان دونوں (بھائیوں) سے کہا تھا کہ وہ اس قوم کی طرف جائیں جس نے ہمارے احکام کو جھٹلا رکھا ہے۔ (چنانچہ وہ دونوں اس قوم کی طرف گئے اور شدید کشمکش ہوئی مگر آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ) ہم نے (ان کے مخالفین کو بھی اسی طرح) بالکل ہی تباہ کر دیا (جس طرح اس قسم کی مجرم قوموں کو ہم تباہ کر دیا کرتے ہیں 21/11, 21/95, 17/58)۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾

37-اور (اسی طرح ان سے پہلے) قومِ نوح (کی بھی داستان ہے کیونکہ اس قوم نے بھی جب ہمارے رسولوں (کے پیغامات) کو جھٹلا دیا (تو ان کی شدید کشمکش کے بعد اس قوم) کو ہم نے غرق کر کے رکھ دیا اس طرح انہیں (دوسری قوموں کے لئے) نشانی بنا دیا گیا (تاکہ لوگ آگاہ رہیں) کہ جو دوسروں کے حقوق کم کر کے یا ان سے انکار کر کے اللہ کی طے شدہ حدوں کو توڑ کر زیادتی و بے انصافی کے مجرم بنتے ہیں تو ان کے لئے ہم نے ایسا عذاب تیار کر رکھا ہے جو (ان سے خوشگواریاں اور مسرتیں چھین کر انہیں) غم والم میں مبتلا کر دینے والا ہے (عذابِ الیم)۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

38-اور (اسی طرح اقوامِ) عاد اور ثمود اور اصحاب الرس (کا انجام بھی تباہی پر ہوا۔ اور ایسا ہی تباہ کن انجام) اور بہت سی قوموں کا ہوا جو ان کے درمیان ہو گزری ہیں۔

(نوٹ: اصحاب الرس: یہ اندھے کنویں والی وادی کے لوگ تھے کیونکہ الرس اندھے کنویں کو کہتے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹی اور غلط باتیں وضع کر کے ان کی تشہیر کیا کرتے تھے اور لوگوں میں فساد ڈال کر ان کے اطمینان وسکون کو برباد کر دیتے تھے اور وہ اپنے رسول کے پیغامات سے لاپرواہ ہو چکے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنے رسول کو اس کنویں میں لٹکا کر مار دیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رس ارمینیہ یا آذربیجان کی ایک وادی تھی جس میں سینکڑوں بستیاں تھیں اور یہ لوگ ایک رسول کو جھٹلانے کی وجہ سے تباہ ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مفسرین کا یہ کہنا ہے کہ رس ایک دریا کا نام تھا اور اس کی وادی کے لوگ زلزلے سے تباہ ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا زمانہ حضرت اسماعیلؑ سے بہت بعد کا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کا تعلق یمن کے کسی علاقے سے تھا)۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

39-(ان تمام اقوام کے سامنے) ہم شواہد اور مثالیں تک پیش کر کے آگاہ کرتے رہے (کہ بچو اپنی روش کے تباہ کن نتائج سے مگر وہ مسلسل انکار اور خلاف ورزیاں کرتے رہے۔ نتیجہ یہ ہوا) کہ ہم نے ان میں سے ہر ایک کو تباہ وبرباد کر کے رکھ دیا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

40-اور (ان قوموں کی داستانیں تو ان مخالفین کے لئے دُور کی بات ہوگی مگر، اے رسولؐ!) ان کا گزر تو اس پر ہوتا رہتا ہے جسے تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ اس بستی (یعنی قومِ لُوط کی بستی کے لوگوں کی بداخلاقیوں کی وجہ سے) ان پر (پتھروں) کی بدترین بارش کر دی گئی تھی۔ تو کیا یہ لوگ (اپنی آنکھوں سے) نہیں دیکھتے (کہ اس کا انجام کیا ہوا تھا۔ حالانکہ وہ دیکھتے تو ہیں مگر سمجھتے ہیں کہ اتفاقی حادثہ تھا جو ہو گیا) کیونکہ وہ (موت کے بعد دوبارا) جی اٹھنے کی توقع ہی نہیں رکھتے۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾

41-اور (یہی وجہ ہے کہ، اے رسولؐ) جب یہ لوگ تمہیں دیکھتے ہیں تو مذاق اڑاتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ''اچھا! یہ ہیں وہ جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے!

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

42-(اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اپنے مسلک پر) اگر ہم ثابت قدم نہ رہتے تو بعید نہ تھا کہ اس نے (یعنی محمدؐ نے) ہمیں

ہمارے معبودوں سے ہی بہکا دیا ہوتا۔ لیکن وہ وقت دُور نہیں کہ جب یہ لوگ عذاب کو دیکھ لیں گے تو اس وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون ہے جو صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راہ پر چلتا رہا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ﴿۴۳﴾

43-(حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنی خواہشات اور جذبات کو ہی اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ لہٰذا) کیا تم نے کبھی اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جو اپنی خواہشات کا غلام اور پرستار بن کر رہ جائے (تو اسے کون راہِ راست پر لا سکتا ہے۔ چنانچہ اے رسولؐ) کیا تمہارے لئے ممکن ہے کہ تم (اس قسم کے آدمی) کی اس طرح نگہبانی کر سکو (کہ وہ تباہی کے جہنم میں نہ گرے)۔

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع 4 10 2

44-(اور) کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ عقل و فکر سے کام لیتے ہیں اور (دلائل و براہین) پر کان دھرتے ہیں؟ (بالکل نہیں! جو شخص اپنی خواہشات کا غلام ہو وہ عقل و خرد سے کیسے کام لے سکتا ہے؟ ایسے لوگ تو انسانی سطحِ زندگی تک پہنچتے ہی نہیں) یہ تو جانوروں کی طرح ہوتے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ غلط راہ پر چلتے ہیں (کیونکہ جانوروں کو تو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ انہیں ہانکنے والا ذبح کرنے کے لئے لے جا رہا ہے یا چراگاہ کی طرف لئے جا رہا ہے، مگر یہ تو عقل و خرد رکھتے ہیں انہیں تو علم ہونا چاہیے کہ ان کی خواہشات کی غلامی انہیں کس انجام سے دوچار کر دے گی)۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ﴿۴۵﴾

45-(حیوانات تو ایک طرف، کائنات میں بظاہر بے جان اشیاء تک بھی صرف متعین شدہ قوانین پر چلتی رہتی ہیں کیونکہ) کیا تم نے غور نہیں کیا کہ ہر شے کی نشوونما اور پرورش کرنے والا (اللہ) کس طرح سائے کو لمبا کرتا رہتا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا تو یہ سایہ ساکن ہو جاتا (اور ہمیشہ ایک ہی جیسا رہتا) کیونکہ اس پر ہم نے سورج کو دلیل بنا رکھا ہے (یعنی سورج کا اشیاء سے تعلق تعین شدہ قوانین کی پابندی کر رہا ہے جس کی وجہ سے سایوں کا گھٹنا بڑھنا قائم ہے)۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾

46-چنانچہ ان (طویل ہوتے سایوں کو) آہستہ آہستہ کھینچ کر ہم اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں یعنی سائے اللہ کے قوانین کے مطابق سمٹتے ہیں (اور اگلی صبح اللہ انہیں ویسا ہی سامنے لے آتا ہے)۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾

47-اور (اسی طرح) یہ وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس بنا دیا اور نیند کو حالتِ راحت و سکون بنا دیا اور دن کو

ایسا بنا دیا جس میں تم پھر سے تازہ وتوانا زندگی کے ساتھ اِدھر اُدھر آنے جانے لگ جاتے ہو (نشورا)۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾

48-اور یہ وہی اللہ ہے جو اپنی رحمت (یعنی نشو ونما، خوشگواری اور فراوانی کے لئے) ہواؤں کو خوشخبری بنا کر آگے آگے بھیجتا ہے۔اور پھر ہم آسمان سے الائشوں سے پاک پانی نازل کر دیتے ہیں

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾

49-تا کہ ہم ایک مُردہ علاقے کو اس کے ذریعے زندگی بخش دیں۔اور اسے ہم اپنی مخلوقات کے لئے پینے کا ذریعہ بنائیں اور بے شمار جانوروں اور انسانوں (کو اس سے سیراب کریں)۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

50-اور تحقیق کرنے والے جانتے ہیں کہ ہم (ان حقائق کو) ان کے سامنے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر پھیر کر پیش کرتے ہیں تا کہ یہ (سچائیوں کو سمجھیں) اور ان سے سبق حاصل کریں۔لیکن انسانوں میں سے اکثر انہیں قبول نہیں کرتے اور سوائے ان کی ناقدری کرنے کے ان کی کوئی سچائی تسلیم نہیں کرتے۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾

51-اور (ان صداقتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی بجائے ان کا تقاضا ہے کہ ان کے ہر قبیلے اور ہر بستی میں ایک ایک رسول کیوں نہیں آتا، تو ان سے کہو کہ) اگر ہم مناسب سمجھتے تو ہر بستی میں ایسے کو اٹھا کھڑا کرتے جو نذیر ہوتا یعنی جس پر آگاہی نازل ہوتی اور وہ اس کے مطابق بُرے اعمال کے خوف ناک نتائج سے آگاہ کرنے والا ہوتا۔(لیکن یہ رسولؐ نازل کردہ یہ آگاہی یعنی قرآن ساری نوع انساں کے لئے لے کر آیا ہے 25/1۔کیونکہ اس میں اللہ کی نازل کردہ تعلیم مکمل طور پر آ گئی ہے۔اور کوئی بھی اس میں کسی بھی قسم کا ردو بدل نہیں کر سکتا 6/34,6/115۔اس لئے اب کسی بستی کے لئے علیحدہ رسول کی ضرورت نہیں)۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

52-لہٰذا (اے رسولؐ) نازل کردہ صداقتوں کا انکار کرنے والوں کی (باتوں پر دھیان نہ دیں) اور ان کی باتیں تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔(بلکہ نازل کردہ احکام وقوانین کی سچائیوں کو قائم کرنے کے لئے) پوری جدوجہد سے ان کے ساتھ جہادِ کبیر کریں (یعنی ایسا جہاد جس میں قرآن کی مستقل اقدار، جیسے کہ انصاف، انسانی سرفرازی، آزادی، تحفظ، خوشحالی اور اطمینان کی راہ میں رکاوٹ کا باعث بننے والی مخالف قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے جان، مال، ذرائع حتیٰ کہ

جو کچھ بھی میسر ہے سب کچھ حالات کے تقاضے کے مطابق استعمال کرتے چلے جائیں)۔

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾

53-چنانچہ (اس کی فکر نہ کریں کہ سب لوگ اس دین کو قبول کر کے ایک ہی امت کیوں نہیں بن جاتے۔اس کے لئے کائنات کے قوانین کی گواہیاں اپنے پیشِ نظر رکھو، جیسے کہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے دو سمندروں کو ملا رکھا ہے۔ایک کا پانی شیریں وخوشگوار ہے اور (دوسرا) بے حد کھاری اور کڑوا ہے۔لیکن (اس ملاپ کے باوجود) اس نے ان کے درمیان ایک آڑ اور روک بنا رکھی ہے جو ان دونوں کو آپس میں ملنے نہیں دیتی۔(اسی طرح ایک ہی جگہ رہنے والے انسانوں میں کافر ومومن اور شیریں وتلخ اور خوشگوار و بد مزاج انسان ہوتے ہیں جن کے درمیان ان کی ذہنیتیں رکاوٹ بنی رہتی ہیں اور وہ ایک ساتھ رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے مختلف رہتے ہیں۔لیکن اس کے علاوہ تحقیق کرنے والے دونوں دھاروں کے ایک ساتھ بہنے کے باوجود علیحدہ علیحدہ رہنے پر تحقیق کر کے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں)۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾

54-اور (باقی رہا رسولؐ کے ہم قوم اور ہم قبیلہ ہونے کا سوال تو یہ بھی بے معنی بات ہے، کیونکہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے بشر کو پانی سے تخلیق کیا (لہٰذا، پیدائش کے اعتبار سے ایک انسان اور دوسرے انسان میں کچھ فرق نہیں۔چنانچہ کسی کے اپنے تکبر اور مفادات پر بنائے گئے سب مقامات اور مرتبے بے معنی ہیں) اور پھر اس نے نسب اور سسرال کے دو الگ سلسلے چلائے اور یوں تمہاری نشو ونما کرنے والے نے رشتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾

55-اور (ان ثابت شدہ صداقتوں کے باوجود) یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر اُن کی غلامی کرتے ہیں جو انہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کا کوئی نقصان کر سکتے ہیں۔اور (اوپر سے مزید یہ کہ) کافر اپنے رب کے مقابلے میں (ہر سرکش وظالم) کا مددگار بنا ہوا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۵۶﴾

56-بہر حال (اے محمدؐ) ہم نے تمہیں بس ایک مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے یعنی تمہارا فریضہ یہی ہے کہ تم اللہ کے احکام و قوانین کے مطابق چلنے کے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دو اور ان کی مخالفت کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دو۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۵۷﴾

57-(اور) ان سے کہہ دو (کہ میں جو تمہیں صحیح راستے کی طرف دعوت دیتا ہوں تو اس میں میری کوئی ذاتی غرض چھپی

ہوئی نہیں ہے)۔ میں تم سے اس کے معاوضے میں کچھ نہیں چاہتا۔ (میرا مقصد صرف یہ ہے کہ) تم میں سے جو چاہے (اپنی مرضی سے) اپنے رب کی طرف لے جانے والا راستہ اختیار کرلے (بس یہی میرا اجرِ رسالت ہے، 34/47)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾

58-اور (اس کے بعد تم) اس اللہ پر کامل بھروسہ رکھو جو ہمیشہ زندہ ہے کبھی مرنے والا نہیں۔ اور اس تحسین و آفرین کے ساتھ کہ صرف اللہ ہی عظمتوں کا مالک ہے اور اس کے احکام و قوانین کو قائم کرنے کے لئے سرگرمِ عمل ہو جاؤ (سبح) (اور اس کے بعد تم اس کی بھی پروا مت کرو کہ یہ لوگ، تمہارے خلاف کیا کیا تہمتیں تراشتے اور الزامات لگاتے ہیں، کیونکہ) وہ اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے کافی ہے۔

الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾

59-(اور) یہ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (یعنی ساری کائنات کو) وقت کے چھ مراحل میں توازن و تناسب کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کر کے اسے ضابطے رکھنے والی قوت پر اٹل قائم کر دیا (عرش) اور پھر اس کی مرحلہ وار نشو و نما کا نظام قائم کر دیا گیا جو اسے اس کے کمال تک لیے جا رہا ہے (الرحمٰن)۔ لیکن (ان حقائق کے بارے میں اگر جاننا چاہتے ہو تو) اس سے پوچھو جو ان کی خبر رکھنے والا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۩ ﴿٦٠﴾

ع 5/16/3 السجدة 7

60- مگر (ان مخالفین کی حالت یہ ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس کی فرماں برداری (اسجدو) اختیار کرو جو مرحلہ وار نشو و نما دیتے ہوئے تمہیں تمہارے کمال تک لیے جاتا ہے (الرحمٰن) تو وہ کہتے ہیں کہ یہ رحمان کیا ہوتا ہے؟ کہ ہم اس کی بس تمہارے کہنے پر فرماں برداری کرتے پھریں۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ یہ دعوت) ان کی نفرت میں اور اضافہ کر دیتی ہے (حالانکہ اس قدر روشن دلائل اور حقائق کو دیکھتے ہوئے انہیں اللہ کے احکام و قوانین کے سامنے جھکے رہنا چاہیے تھا)۔

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا ﴿٦١﴾

61-(مگر یہ غور و فکر ہی نہیں کرتے کیونکہ) یہ اللہ تو وہ ہے جو تبارک ہے یعنی جو ثبات و استحکام اور نشو و نما کا سامان عطا کرتا ہے۔ اور اس نے آسمان میں برج بنا دیے (یعنی آسمان میں وہ مقامات بنائے جو اس کے نظام کا حسن و توازن قائم رکھنے کے لئے قوت و نگرانی کا کام کرتے ہیں۔ بہرحال، یہ وہی اللہ ہے جس نے آسمان) میں سورج اور چمکتا چاند بنا دیے۔

(**نوٹ**: بُرج کا مادہ (ب رج) ہے۔ اور اس کا بنیادی مطلب ہے کسی محل یا قلعہ کے چاروں اطراف دیواروں پر ان کی حفاظت ونگرانی کے لئے بنائی گئی کوٹھریاں جن کا مقصد وہاں پر نگہبانوں کو سہولت فراہم کرنا ہوتا ہے تا کہ وہاں کا نظام، امن اور حسن و توازن قائم رکھا جا سکے۔ البتہ اس کا ایک اور مطلب زینت، بناؤ وسنگار بھی ہوتا ہے جیسا کہ آیات 24/60 اور 33/33 میں اسی سے اخذ شدہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں)۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝

62-اور یہ وہی اللہ ہے (جس نے کائنات میں ایسا نظام قائم کر رکھا ہے) کہ رات اور دن ایک دوسرے کے بعد آتے جاتے رہتے ہیں۔ (یہ روشنی کے بعد تاریکی اور تاریکی کے بعد روشنی کا ظاہر ہونا اس لئے ہے تا کہ جاننے والوں میں) جو بھی ارادہ کر لے وہ ان سے آگاہی اور سبق حاصل کر لے بلکہ جو بھی چاہے وہ اللہ کا شکر ادا کرے (کہ اس نے ان دلائل اور حقائق کے ذریعے اسے کفر وشرک سے محفوظ کر لیا)۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝

63-اور جو لوگ اس طرح اللہ رحمٰن کی غلامی اختیار کر لیتے ہیں تو زمین پر نہایت نرم روی سے چلتے ہیں (یعنی خود بھی اطمینان وسکون سے رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی سکون وطمانیت بخشتے ہیں، 31/17-18,22/41 حتی کہ جب ان کا واسطہ متعصب، تند مزاج، کم علم وکم عقل لوگوں سے یعنی جو) جاہل ہوتے ہیں ان سے پڑتا ہے تو وہ انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے امن وسلامتی کی ہی دعوت دیتے ہیں (یعنی یہ دعوت کہ اچھے طریقوں، سلیقوں اور رویوں سے اس حالت میں داخل ہو جاؤ جس میں کوئی تلخ کشمکش نہیں بس بے خوف اور اطمینان ہے)۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝

64-اور یہ لوگ (دن کے کاموں سے فارغ ہو کر) رات اس میں کاٹ دیتے ہیں (یعنی اس غور وفکر میں رات گزار دیتے ہیں) کہ اپنے رب کی فرماں برداری میں (اس کے نظام کے) قیام واستحکام کے لئے (اور کیا کرتے چلے جانا ہے)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝

65-اور یہ وہ لوگ ہیں (جو اس ساری جدوجہد میں) یہی التجا کرتے رہتے ہیں کہ، اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دینا۔ کیونکہ بلا شبہ یہ عذاب وہ ہے (جو غلط راستہ پر چلنے والے ہر انسان) کے پیچھے لگا رہتا ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

66-(اور) حقیقت یہ ہے (کہ جہنم) تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرنے کے لئے ہو یا مستقل قیام کے لئے ہو، بہر حال وہ بہت ہی بُری ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

67-اور یہ لوگ وہ ہیں کہ جب دولت کو خرچ کرتے ہیں تو اس طرح کہ نہ کہیں ضرورت سے زائد ضائع ہو جائے اور نہ ہی اس طرح کہ کوئی ضرورت رُکی رہے بلکہ اس کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

68-اور یہ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کی اطاعت میں اس سے التجائیں نہیں کرتے۔ اور اللہ نے جس جان کو محترم قرار دے رکھا ہے وہ اس کو قتل نہیں کرتے سوائے اس کے کہ ایسا کرنا حق کے مطابق ہو (یعنی قانونِ عدل کے فیصلے کے مطابق ہو)۔ نہ ہی یہ لوگ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی یہ کام کرے گا تو ان کے بدترین نتائج اس کے سامنے آ کر رہیں گے۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾

69-(اور) قیامت کے روز اس کے لئے عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۰﴾

70-البتہ جو لوگ ان (گناہوں) سے توبہ کر لیتے ہیں (یعنی واپس وہ راستہ اختیار کر لیتے ہیں جہاں وہ دوبارا یہ گناہ نہیں کرتے) اور وہ تسلیم کر لیتے ہیں کہ اللہ کے احکام وقوانین سچ ہیں اور وہ ایسے کاموں کے لئے تگ ودو شروع کر دیتے ہیں جو سنورنے سنوارنے کے لئے ہوں تو پھر اللہ ان لوگوں کی برائیوں کو حسین نیکیوں میں بدل دے گا کیونکہ اللہ تو وہ ہے جو حفاظت میں لے لینے والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾

71-اور (یاد رکھو) کہ جو شخص بھی توبہ کر لیتا ہے (یعنی غلط روش کو چھوڑ کر واپس درست راہ اختیار کر لیتا ہے) اور سنورنے سنوارنے کے کام شروع کر دیتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ کی طرف یعنی اللہ کے احکام وقوانین کی جانب پلٹ آتا ہے اور یوں پلٹ کر (انہی کے مطابق زندگی گزار دیتا ہے)۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝

72-اور جن لوگوں نے (رحمٰن کی غلامی اختیار کر رکھی ہے) وہ کبھی جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ اور جب کبھی ان کا واسطہ انسانی وقار سے گری ہوئی حالت میں پڑ جائے تو وہ نہایت معزز و محترم طریقے سے وہاں سے (دامن بچاتے ہوئے) گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝

73-اور یہ وہ لوگ ہیں جب انہیں ان کے رب کی آیات کی آگاہی دی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے لوگوں کی طرح گر نہیں پڑتے (بلکہ ان پر غور وفکر کرتے ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

74-اور یہ ہیں وہ لوگ (یعنی مرد اور عورتیں) جو التجا کرتے رہتے ہیں، کہ اے ہمارے رب! ہم جو ساتھی جوڑے ہیں (یعنی شوہر اور بیوی) اور جو ہماری اولاد ہے تو ہمارے لئے یہ آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنا دے (یعنی یہ اطمینان و مسرت کا باعث ہو) اور (اے پروردگار!) جو غلط روشِ زندگی سے بچنا چاہتے ہوں تو ہمیں ان لوگوں کا امام بنا دے یعنی ان کا رہنما بنا دے۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ۙ

75-چنانچہ یہ ہیں وہ لوگ (جن کا دُرست راہ پر چلتے رہنے کا) صلہ یہ ہے کہ اُنہیں بُلند منازل پر فائز کر دیا جائے گا کیونکہ وہ (اللہ کے احکام وقوانین کی پیروی میں سامنے آنے والی مشکلات اور مصیبتوں) کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے۔ چنانچہ وہاں امن وسلامتی کی زندگی بخش صدائیں اُن کا استقبال کر رہی ہوں گی۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

76-(اور) اِس میں وہ ہمیشہ رہیں گے جو کہ ایسی آرام گاہ اور ایسا مقام ہے کہ جس کا حُسن (انسانی تصور سے باہر ہے)۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ۧ

ع 6 17 4

77-(بہرحال، اے رسولؐ! ان مخالفین سے) کہہ دو (کہ یہ ہے میری دعوت اور اگر تم اس دعوت میں میرا ساتھ نہیں دیتے) اور اگر تم اس سے دُعا نہیں مانگتے تو میرا رب تمہاری ذرا بھی پروا نہیں کرتا (اور اگر اس دعوت کو) تم جھٹلا دیتے ہو تو وہ وقت دُور نہیں کہ جب تمہیں لازمی طور پر (سزا کا سامنا کرنا پڑے گا)۔

(**نــوٹ**: قرآن: اس سورہ 25/30 میں لفظ قرآن استعمال کیا گیا ہے جس کے بارے میں مفسرین کی جانب سے مختصر آگاہی یوں میسر آتی ہے کہ لفظ قرآن، قرا سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کا مادہ (ق رأ) ہے۔ اس کے بنیادی معنی ہیں ''جمع کرنا'' لہٰذا قرآن کا مطلب بھی جمع کرنا ہے اس لئے کہ اس میں سورتوں کو جمع کیا گیا ہے اور نوعِ انسان کی طرف نازل شدہ ساری کی ساری وحی کا خلاصہ اس میں جمع ہے اور اللہ کے انسان کی طرف تمام احکام وقوانین ایک ضابطۂ آئین اور ضابطۂ ہدایت کے طور پر اس میں جمع ہیں اور یہ وحی کی صورت میں حضرت محمدؐ پر نازل ہوا۔ بعض کا خیال ہے کہ قرا عبرانی لفظ ہے جس کے معنی ''اعلان کرنا'' ہیں۔ اس لحاظ سے قرآن کا مطلب ہے ''نازل شدہ سچائیوں، احکام وقوانین کا مجموعہ جن کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا، اس کے مطابق قرآن کی سورۃ العلق آیت ''**اقرا باسم ربک الذی خلق**'' کا ترجمہ یوں بنتا ہے کہ ''(اے رسولؐ) اپنے نشوونما دینے والے کی اس صفت کا اعلان کر دو جو کسی بھی چیز کو توازن وتناسب کے پیمانے کے مطابق وجود میں لے آتی ہے۔'' قرآن کا اپنا یہ دعویٰ ہے کہ اس کی آگاہی واضح، شفاف، بغیر تضاد کے جامع اور مکمل ہے، اور اس جیسی کوئی ایک سورۃ بھی نہیں بنائی جاسکتی 2/23 اور قرآن کا جمع کرنا اور اس کی حفاظت کرنا اللہ کے ذمے ہے 15/9، اور اس میں کسی بھی حرف ولفظ کا نہ اضافہ کیا جاسکتا ہے اور نہ کمی کی جاسکتی ہے اور ''قرآن ایک نور ہے جو انسان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے، 14/1'')۔